داعیِ اتحادِ اُمت

آیت اللہ محمد علی تسخیری ○

شہید کبیر، استاد حسن البنا نے امت کو متحد کرنے اور اس کی صلاحیتوں کو بروے کار لانے کے سلسلے میں جو اہم کردار ادا کیا، وہ خراج تحسین پیش کرنے کے لائق ہے۔

آپ کا شمار ان عظیم علماے اسلام میں ہوتا ہے جن کی تحریک اور کوشش سے مختلف مکاتب فکر کے مابین قربت و یک جہتی اور ہم آہنگی کے لیے ایک مثالی ادارے کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں چیدہ چیدہ معروف علما شامل تھے۔ اس عالمی ادارے میں: الاستاذ محمد علی علوبۃ پاشا، عبدالمجید سلیم شیخ الازہر، امین الحسینی مفتی فلسطین، محمد عبدالفتاح العنانی (مالکی)، الشیخ عیسیٰ منون رکن ہیئۃ کبار العلما (شافعی)، محمد شلتوت شیخ الازہر (حنفی)، محمد تقی قمی (از علما امامیہ)، عبدالوہاب خلاف، علی الخفیف شیخ الازہر، علی بن اسماعیل موید علما (زیدی)، محمد عبداللطیف سبکی (حنبلی)، استاد جامع ازہر، محمد محمد مدنی، محمد الحسین کاشف نجف کے ایک مرجع، سید ھبۃ الدین شہرستانی از علما کاظمیہ اور علامہ عبدالحسین شرف الدین جیسے جلیل القدر علما شامل تھے۔

استاد حسن البنا کا علماے کرام کو یک جا کرنے کا فیصلہ، مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں ان کی فکر و نظر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مسلم اُمہ کی یک جہتی کا یہ پہلو اخوان المسلمون کی جماعت کے بنیادی ڈھانچے اور نظم میں شامل ہے۔ خصوصاً ان کے دستور کی دوسری شق میں، جہاں اس جماعت کے مقاصد و اہداف پر گفتگو کی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے:

○ سربراہ ادارہ براے یک جہتی و قربت مذاہب اسلامیہ، تہران۔ ترجمہ: محمد ظہیر الدین بھٹی

۱- مختلف اسلامی مکاتب فکر کے مابین اتحاد و یک جہتی کے لیے مناسب ماحول فراہم کرنے کے لیے تگ و دو کرنا، اس لیے کہ اسلامی اصولوں سے منحرف اور غیر مربوط رویوں نے مسلمانوں کو باہم متفرق کر دیا ہے۔

۲- عام اسلامی عقائد و قوانین کو مختلف زبانوں میں شائع کرنا اور معاشرے کو عملاً جن چیزوں کی ضرورت ہے، ان کی وضاحت کرنا۔

۳- اسلامی گروہوں یا قوموں کے مابین تنازعات کو حل کرنے کی کوشش کرنا اور انھیں ایک دوسرے کے قریب کرنے اور متحد رکھنے کے لیے جدوجہد کرنا۔

اگرچہ مرحوم البنا، علماے ازہر میں سے نہ تھے، تاہم وہ ایک شان دار متحرک اور مؤثر شخصیت تھے۔ ہمیں اس کا ثبوت جناب محمد تقی قمی کی اس گفتگو سے ملتا ہے جو انھوں نے جماعۃ التقریب کے بارے میں اپنی یادداشتوں میں بیان کی ہے۔ وہ جب حسن البنا کو یاد کرتے ہیں تو انھیں اپنے جسم میں ایک قسم کی حرارت، کلام میں تازگی اور زندگی کا احساس ہوتا ہے۔

ابتدا میں حسن البنا کے ازہر کے شیوخ سے کوئی قابل ذکر تعلقات نہ تھے، مگر وہ اپنے کام، منصوبہ بندی اور خلوص میں ایک کوہ گراں تھے۔ اپنی انھی صفات کی بنا پر انھوں نے کالجوں اور یونی ورسٹیوں کے نوجوانوں تک اپنی بات پہنچائی، جس کے نتیجے میں وہ ایک متقی، پرہیزگار، مجاہد، اسلامی تعلیم وثقافت سے آراستہ، بیدار مغز اور روشن خیال نسل تیار کرنے میں کامیاب ہوئے۔

آپ مسلمانوں کے مختلف فرقوں اور فقہوں کے ماننے والوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کی فکر کے علَم بردار تھے۔ اُمت مسلمہ کو اس کی عظمت رفتہ اور سطوت پارینہ سے ازسرنو مربوط کرنا آپ کی زندگی کا نصب العین تھا۔ ان کے اسی جذبے کی بدولت آج اخوان المسلمون ایک منفرد اسلامی جماعت ہے جو فرقہ وارانہ تعصبات سے پاک ہے۔

پروفیسر محمد علی آذرشب بتاتے ہیں کہ الشیخ البنا مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے نصب العین میں بہت دل چسپی لیتے تھے۔ الشیخ القمی بھی ہمیشہ اسی رائے کا اظہار کیا کرتے تھے۔ شروع میں مذکورہ بالا عالمی ادارے کے نام کے بارے میں کافی بحث ہوئی۔ مختلف نام زیربحث آئے بالآخر امام البنا نے 'تقریب' (قریب لانے) کا نام تجویز کیا، کیونکہ اس ادارے کے